السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گلاسگو سے افتخار احمد نے طویل سوال ارسال کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

بچپن سے ہم سن رہے ہیں کہ اسلام کے پانچ ارکان ہیں : کلمہ' نماز' زکوۃ' روزہ' حج اور بعض علماء کی نظروں میں اسلام کے بنیادی پانچ ارکان ہیں نماز' روزہ' زکوۃ' حج' جہاد لیکن زیادہ زور پہلے پانچ ارکان پر دیا جاتا ہے جس میں جہاد'' شامل نہیں ہے۔ میرے خیال میں علماء نے خطرات سے بچنے کے لئے جہاد کو ان پانچ بنیادی ارکان سے نکال دیا ہے تاکہ باغی کا فتویٰ دے کر اس کو جیلوں یا پھانسی کے تختہ پر نہ لٹکا یا جائے اور اس طرح مسلمانوں کو باسانی غلام بنا یا جاسکتا ہے آپ اس موضوع پر اپنے رسالے میں تحریر کر کے لوگوں کو بہرہ ور کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں جو بنیادی ارکان ہیں قرآن میں ان سب کا ذکر موجود ہے۔ اسی طرح ان پانچ کے علاوہ جو دوسرے فرائض ہیں ان کا حکم بھی قرآن پاک میں موجود ہے۔ ان میں ایک اہم فریضہ ''جہاد'' بھی ہے۔ علماء امت نے نہ اسے ساقط کیا ہے اور نہ ہی کسی کو اجازت دی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مخصوص مقاصد کے لئے جہاد کی اہمیت اور فرضیت ختم کرنے کی کوشش کی اور پھر اس کا جو حشر ہوا وہ آپ کے سامنے ہے۔

قرآن تو واضح طور پر کہتا ہے

وَجٰهِدوا فِى اللَّهِ حَقَّ جِهادِهِ ۷۸ ... سورة الحج

''اللہ کی راہ میں ایسے جہاد کرو جیسے جہاد کرنے کا حق ہے۔''

جہاں تک پانچ بنیادی ارکان کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں خود نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة وصوم رمضان وحج البيت من استطاع اليه سبيلا) ''(فتح الباري ج اكتاب الايمان باب دعاء كم ايما نكم رقم الحديث ۸''

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی (۱) اس بات کو گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (۲) اور نماز قائم کرنا (۳) اور زکوۃ دینا (۴) اور رمضان کے روزے رکھنا (۵) اور بیت اللہ کا حج کرنا اگر اس کی طاقت ہو۔''

تو اس میں علماء نے کوئی کمی بیشی نہیں کی کہ جہاد کو درمیان سے نکال دیا بلکہ رسول اکرم ﷺ نے ان بنیادی ارکان کا تعین خود فرمایا اور ہمارے نزدیک اس سے جہاد کی اہمیت یا فرضیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ بلکہ ان بنیادی ارکان پر پختگی اور استقامت کے بعد ہی انسان قتال فی سبیل اللہ کے لئے اپنے آپ کو تیار کرسکتا ہے۔ مومن کی ساری زندگی جہاد ہے اور یہ سارے اعمال جہاد کی تربیت ہیں۔ ان بنیادی ارکان پر عمل پیرا ہو کر جہاد اکبر اس کے لئے آسان ہوجاتا ہے۔ اس لئے پانچ بنیادی فرائض میں اس کے ذکر نہ ہونے کی وجہ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

قرآن نے نماز روزے سے بھی زیادہ تفصیل سے قتال فی سبیل اللہ کے احکام و مسائل اور جہاد کی فضیلت بیان کی ہے اور ہر دور کے علماء حق نے دشمنان اسلام کے خلاف اعلان جہاد کیا اور اسلامی احکام سے بغاوت کرنے والے مسلمان حکمرانوں کے خلاف بھی جہاد جاری رکھا۔ آپ دنیا بھر کی آزادی اور جہاد کی تحریکوں کا مطالعہ کیجئے تو آپ کو علماء حق کا کردار بڑا نمایاں نظر آئے گا۔ اس لئے یہ صحیح نہیں کہ علماء جہاد پر زیادہ زور نہیں دیتے اور جو لوگ جہاد کی اہمیت کے قائل نہیں یا آج اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے وہ اسلامی تعلیمات کی روح ہی سے ناواقف ہیں۔ اس امت کی بقاء اور اس کے غلبے کا انحصار ہی جذبہ جہاد پر ہے جس کو زندہ رکھنا نہ صرف علماء بلکہ ہر مسلمان کا فرض ہے جو اسلامی جماعتیں جہاد کو نظر انداز کر کے اپنے پیروکاروں کو صرف ذکر و فکر کی تلقین کرتی ہیں وہ صحیح اسلامی دعوت پیش نہیں کر رہیں۔

ان شاء اللہ ہم کبھی جہاد کی اہمیت پر مفصل مقالہ شائع کریں گے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم